513

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

[illegible]

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۲۵ رجب ۱۳۵۹ ہجری | ۳۰ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹۷

"امارت فی الہند" کا قیام اور "جمعیۃ علماء ہند"

اگرچہ "جمعیۃ علماء ہند" کی "ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمات" گنانے ہوئے اخبار "زمزم" نے بہت طول نویسی اختیار کی ہے۔ لیکن ان خدمات کی حقیقت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ خود اخبار "زمزم" (۲۷ اگست) کے نزدیک جو "سب سے اہم اور ضروری کام" تھا۔ اور جو "یوم اول سے جمعیۃ علماء ہند کے پیش نظر رہا ہے" اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہونچ رہا ہے

مذکورہ بالا "سب سے اہم اور ضروری کام" "زمزم" کے ہی الفاظ میں "امارت فی الہند" کا قیام ہے۔ اس کے لئے ہر چند کوشش کی گئی۔ لیکن پہلے تو "شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کی وجہ سے جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس دہلی ۱۹۲۰ء میں امارت فی الہند کا مسئلہ عملی شکل اختیار نہ کرسکا" پھر "اجلاس لاہور و اجلاس بدایوں میں دوسرے موانع لاحق ہوگئے اس لئے تمام ہندوستان کے لئے مرکزی اسلامی تنظیم و نظام شرعی قائم کرنے پر جمعیۃ علماء ہند قادر نہ ہوسکی"۔

اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ دینی اور دنیوی راہ نمائی کے لئے ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ نہایت شدت کے ساتھ ایک ایسے انسان کی ضرورت محسوس کر رہی ہے جسے وہ امارت کا منصب عطا کرکے اپنا راہ نما بنائے۔ اور اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کردے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ آج تک باوجود انتہائی کوشش کے وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ یعنی ہندوستان کے تمام علماء باوجود بسیار تلاش و تجسس کے ابھی تک کوئی ایسا انسان نہیں پاسکے جو ان کے لئے منصب امارت و امامت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھاسکے۔ اور آج بھی ان کی طرف سے برملا تسلیم کیا جا رہا ہے۔ "ضرورت ہے۔ کہ مرکزی نظام اور قیام امارت فی الہند کی تجویز شرعی کو عملی شکل دے دی جائے"۔

چونکہ علماء کو اس میں سخت ناکامی ہوچکی ہے۔ اس لئے عام مسلمانوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اس بارے میں ان کی امداد کریں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ایک طرف مسلمانان ہند جمعیۃ علماء ہند اور اس کی شاخوں کو مضبوط بنائیں۔ اس کی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ اور اس کے دفتر اور کاموں کے لئے بقدر وسعت و ہمت مال و زر سے اعانت کرتے رہیں۔ دوسری طرف وہ جمعیۃ کی امارت شرعیہ کی اسکیم شرعی اور نظام اسلامی کو دل وجان سے زیادہ عزیز رکھیں اور تمام ہندوستان میں اس نظام کو قائم کرنے میں جمعیۃ علماء ہند کا ہاتھ بٹائیں"۔

عام مسلمانوں سے مال و زر کا مطالبہ تو سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن یہ کہ "امارت شرعیہ کی اسکیم شرعی" قائم کرنے میں وہ مدد دیں۔ اس کا سمجھ میں آنا مشکل ہے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ جمعیۃ علماء ہند کا ہاتھ بٹانے کا کوئی ڈھنگ بھی نہیں بتایا گیا۔ بے چارے عوام کیا کرسکتے ہیں؟

کیا ہی عجیب بات ہے۔ باوجود اس کے کہ علماء تا حال کسی "امام اور امیر" کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور سالہا سال تگ و دو میں ناکامی کے پیش نظر نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہیں کسی وقت کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب بھی ہوگا یا نہیں لیکن ابھی سے مسلمانوں کو اس عہد کا پابند کرنا چاہتے ہیں۔ کہ "جب یہ نظام جمعیۃ علماء ہند کی مساعی اور اس کی نگرانی میں قائم ہوجائے۔ تو پوری طرح اس کو مضبوط کریں۔ اور منتخب شدہ امیر و امام کی ہر امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تمام انتظامی و اجتماعی امور میں اس کی اطاعت کریں"۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ وقت کبھی آبھی سکتا ہے۔ یا نہیں جب جمعیۃ علماء ہند اپنی مساعی اور نگرانی میں کوئی امیر و امام بناکر پیش کرسکے۔ اگر کبھی نہیں تو پھر اس کی اطاعت کا عہد لینے کے کیا معنی؟

ہم ان علماء سے پہلے بھی کئی بار کہہ چکے ہیں۔ اور اب پھر کہتے ہیں۔ کہ جس امام اور پیشوا کی انہیں ضرورت ہے۔ اور جس کی تلاش میں وہ سرگرداں ہیں۔ ان کی اپنی مساعی اور نگرانی سے وہ قطعاً میسر نہیں آسکتا۔ بھلا ان لوگوں کی مساعی اور نگرانی حقیقت ہی کیا رکھتی ہے۔ جو خود کسی امام کی راہ نمائی کے محتاج ہیں۔ اور جن کے متعلق سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماچکے ہیں علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ ایسا انسان خدا تعالےٰ ہی کھڑا کرسکتا ہے اور وہی دنیا کی راہ نمائی کا اہل ہوسکتا ہے۔ کاش علماء کہلانے والے اپنے علم کے غرور اور گھمنڈ سے علیحدہ ہوکر اس حقیقت پر غور کریں۔ اور وہ انسان جس نے اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مسلمانوں کی راہ نمائی کے لئے مبعوث ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اسے قبول کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک ہو ان کو جو ۳۱ اگست تک اپنے وعدے پورے کر چکے ہیں۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کیلئے پیش ہونے کے بعد شائع ہو رہے ہیں۔ مگر وہ جنہوں نے ابھی تک وعدہ پورا نہیں کیا وہ ۱۵ اگست تک مرکز میں داخل کر دیں تا انکے نام بھی دوسری فہرست میں پیش ہو سکیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ظہور ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت حرارت اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور سیدہ ام مظفر احمد صاحب بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امرتسر سے تشریف لے آئی ہیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو گزشتہ شب سے درد گردہ اور بخار کی تکلیف ہے۔ نیز سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گلے میں تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جو دورہ کے دوران میں بیمار ہو کر واپس آ گئے تھے۔ صحت یاب ہو کر آج نظارت امور عامہ و خارجہ کا چارج خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سے لے لیا۔ اور جناب خانصاحب نظارت بیت المال میں آ گئے۔

شیخ احمد اللہ صاحب مہاجر سابق ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ بسلسلہ ملازمت بمبئی جا رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

بیرون ہند کی جماعتوں کے لئے اعلان

بیرون ہند کی وہ جماعتیں جو تحریک جدید سال ششم کا چندہ ۵ ستمبر ۱۹۴۰ء تک سو فی صدی مرکز میں داخل کر دیں گی۔ اور جن کارکنوں کے وعدوں کی رقم بحیثیت جماعت ۸۰ فی صدی ۱۵ ستمبر تک پوری ہو جائیں گی۔ ان کے نام دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے۔ پس بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد ۱۵ ستمبر تک اپنے وعدہ کی رقوم مرکز میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

امراء کرام اور نئی مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری ہدایت

تمام ان مجالس کو جو نئی قائم ہو رہی ہیں ضروری ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے عہدہ داروں کا انتخاب کر کے بجائے دفتر مرکز میں براہ راست بھیجنے کے امیر صاحب جماعت مقامی کی خدمت میں پیش کر دیا کریں۔ امراء کرام سے دفتر مرکز یہ توقع رکھتا ہے۔ کہ وہ براہ کرم عہدہ داروں کے متعلق تفصیلی رپورٹ لکھ کر "بصیغہ راز" دفتر میں ارسال فرما دیا کریں۔ امید ہے کہ امراء تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

اظہار حق

از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے (آنرز) ایل۔ ایل۔ بی۔ کپورتھلہ

واعظا واقف نۂ افسانہ آرائی مکن — عشق تا عشق است امید شکیبائی مکن
استمالت ہا مکن از بہر استحقار من — گرد بر گردم حریفاں را تماشائی مکن
میکنی حصر عقائد بر خیال عمرو زید — از سر آشفتگی ایں طرفہ کج رائی مکن
یا مشو گرم غضب ہنگام پند و موعظت — یا سر محراب و منبر جلوہ فرمائی مکن
یا جواب سرد گوئی ہائے خود یک یک شنو — یا خلاف سید ما غیظ آرائی مکن

معنی محمود را مذموم ار گوئی بگو — چوں بنا دانی خوشی اظہار دانائی مکن
اتباع مہدی موعود مثل انبیاءؑ — خود بکفر مودی بکن خود باز فرمائی مکن
بر خلافت حرف گیری حرمت نا میدہؐ — اے بداک اللہ گستاخی و خود رائی مکن
ما مریداں پیر خود را تو پرستی خویش را — رحم کن بر حال خود برما جگر خائی مکن
با مسیحا ہر زماں جستن خلاف انصاف نیست — ہر کرا بودی غلامے پیش آقائی مکن
مے پرستی دیگر ست و ہرزہ مستی دیگر ست — بادہ پیمائی کہ کردی باد پیمائی مکن
گر سر اصلاح داری گرد و پیش خویش بیں — فکر ما بگزار و بر خود محنت افزائی مکن

اجرت تفسیر خوردن نسخہ اش بردن کرچہ؟ — مایۂ اعزاز را کالائے رسوائی مکن
گوشہا کر گشت از غوغائے فخر بے محل — با کلاہ و جبہ ہمسایہ رعنائی مکن
سیم و زر انبار کن اغیار با خود یار کن — ہاں مگر تبلیغ تعلیم مسیحائی مکن
ظل پیغمبر خلیل آمد مداں اورا ذلیل — شرب اسلامیاں را کیش ترسائی مکن
نکتۂ باریک دارم با تو آرم درمیاں — ہر چہ نتواں گفت در مجلس تنہائی مکن
منحرفین قادیاں را میزبانی کم نما — اندریں خود را مثیل حاتم طائی مکن
زشت ہم زیبا شود در بوریا دیبا شود — سوئے زنگی نسبت آئینہ سیمائی مکن
آشنا بیگانہ و بیگانہ کردی آشنا — یک برو ہلیز دوتاں جبہ فرسائی مکن
دوست دشمن بودہ دشمن آشنا گردیدہ — کار ہا چوں دلبر خود کام ہرجائی مکن
ہر کلوخ انداز را پاداش سنگے آورد — ایں من دمائی بزیر چرخ مینائی مکن
نامور بدنام افتاد است مظہر در جہاں — گوش بر آواز ایں شبگرد سودائی مکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

514

اِسلام کی ایک مثمر شاخ

از جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور

اُمّتِ مسلمہ میں ایک پیشگوئی چلی آتی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں اس امت کی اصلاح کے لئے ابن مریم نازل ہوگا۔ اس کی بنیاد ایک حدیث پر ہے۔ جو صحیحین اور سنن سب میں بہ اختلاف الفاظ مجملاً اور مفصلاً پائی جاتی ہے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہیں:۔

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ یعنی تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور ایک تمہارا امام بھی تم میں سے ہوگا۔

اگرچہ قرآن کریم میں جو مسلمانوں کے پاس اللہ تعالےٰ کی ایک مکمل کتاب ہے۔ ابن مریم کے دُنیا میں واپس آنے کے خلاف کافی و وافی دلائل موجود تھے مگر اس سبب سے کہ پیشگوئی کے الفاظ اصل مسیح کے آنے کے لئے صریح تھے اور عیسائیوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دُنیا میں واپس آنے کی پیشگوئی بھی معروف چلی آتی تھی۔ محققین کو اس پر زیادہ غور کرنے کی گنجائش نظر نہ آئی۔ اور ابن مریم کا ہی واپس آنا مان لیا گیا باوجود اس کے کہ پیشگوئیاں ذوالوجوہ ہوتی ہیں۔ اور اکثر اوقات ان کی تاویل اصل مصداق کے آنے سے قبل نہیں کھلتی۔ جہاں کہیں قرآن کریم کا کوئی حصہ ابن مریم کے واپس آنے کے خلاف نظر آیا۔ مفسرین نے اس کی تحریف کردی۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ بجسم عنصری موجود ہونے کا خیال اسی سے پیدا ہوا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات اور مُردوں کا دوبارہ دُنیا میں واپس نہ آنا قرآن کریم سے صریحاً ثابت ہے۔

جب بھی مسلمانوں پر مصائب آتے تو وہ آسمان کی طرف دیکھتے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے واپس آنے کی دعائیں کرتے۔ مگر آسمان پر کوئی زندہ موجود ہوتا تو آتا۔ اس انتظار میں تیرہ صدیاں گزر گئیں۔ اور آسمان سے کوئی نہ آیا۔ باوجود اس کے مسلمان مایوس نہ ہوئے دُنیا میں یہی سنت چلی آتی ہے۔ کہ پیشگوئیوں کے مصداق دُنیا میں اقوام کے مزعومہ نقشہ کے برخلاف آتے ہیں۔ اور گزر جاتے ہیں۔ اور دُنیا کا کثیر حصہ انہیں اپنے مزعومہ نقشہ کے خلاف پاکر منکر رہتا ہے۔ یہودیوں میں پیشگوئیوں کے ماتحت ایلیا آیا۔ مسیح آیا۔ خاتم النبیین آیا۔ مگر یہ سب یہودیوں کے مزعومہ نقشہ کے برخلاف آئے۔ اور منادی کرکے چلے گئے۔ مگر باوجود ہزاروں سالوں کے گزر جانے اور ان آنے والوں کے مصدق نشانات کے ظاہر ہو جانے کے اب تک یہودی ان کے منکر اور آنے والوں کے منتظر ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابن مریم کے نام سے جس بزرگ مامور اور مرسل کا آنا مقدر تھا۔ وہ چودھویں صدی کے ابتداء میں آیا۔ اور اللہ تعالےٰ سے ابن مریم کا نام پاکر ابن مریم کے مثیل کے طور پر آیا۔ مگر اس کا آنا بھی سنت اللہ کے مطابق مسلمانوں کے مزعومہ نقشہ کے خلاف تھا۔ اس کا زمینی نام مرزا غلام احمد تھا۔ اور آسمان نے اس کو ابن مریم کا نام دے رکھا تھا۔ اگلی قوموں نے جو کچھ اپنی پیشگوئیوں کے مصداقوں کے ساتھ کیا تھا۔ اس سے بڑھ کر مسلمانوں نے اس موعود کے ساتھ کیا۔ آپ کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا مگر وہ اللہ تعالےٰ کے ماموروں کی طرح اپنے منکرین کے خلاف دن بدن کامیاب ہوتا گیا۔ اور ایک ایسی جماعت جو حقیقی اسلام کو دُنیا میں پھیلا رہی ہے۔ قائم کرکے دُنیا سے رخصت ہوا۔ آپ مغلوں کے خاندان سے تھے۔ جو خلفائے عباسیہ کی سلطنت کو جس کا دارالخلافہ بغداد تھا۔ مع اس کے توابع کے مٹا کر بعد میں خود مسلمان ہو گئے۔ اور ایک بڑی سلطنت کے مالک ہوئے جو کلکتہ سے لے کر قسطنطنیہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور پھر جب ان کی دُنیوی سلطنت میں ضُعف آگیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی خدمات اسلام کے صلہ میں ان کے خاندان سے ایک عظیم الشان مامور پیدا کرکے ایک روحانی سلسلہ کی بُنیاد رکھی۔ جو قیامت تک قائم رہے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ حدیث مذکور کی پیشگوئی کی رُو سے مسیح موعود یا ابن مریم ہیں۔ اور قرآن کریم کی آیات مندرجہ سورۂ جمعہ کی رُو سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانی ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے سبب سے ایک امتی نبی یا غیر شارع نبی ہیں۔

ان لوگوں کو جو لفظ خاتم النبیین کے معنی نہ سمجھ کر ہر قسم کی نبوت کو ختم سمجھتے ہیں۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ لفظ النبیین پر جو ال ہے۔ وُہ معرفہ ہے اور اس سے صحفِ اولےٰ کے سب نبی جو گزر چکے ہیں۔ اور جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے براہ راست نبوت ملی تھی۔ مُراد ہیں۔ پس خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام کے آنے سے ان انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ جن کو براہ راست نبوت ملتی رہی ہے۔ اس کے بعد اگر کسی کو نبوت ملے گی۔ تو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے۔ اور آپ کی اتباع سے ملے گی۔ پس غیر مستقل نبوت جس کے حامل کا نام امتی نبی ہے۔ ختم نہیں ہوئی۔ اس بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسی نبی تراش ہے۔ یعنی آپ کی پیروی سے امتی نبی پیدا ہوسکتے ہیں۔

جس مخصوص خیال سے میں نے یہ مضمون لکھا ہے۔ وُہ اس پیشین گوئی کا دُوسرا فقرہ ہے یعنی وامامکم منکم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ واؤ کو تفسیری قرار دیا ہے۔ اور ان الفاظ کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ کہ ابن مریم جس کا ذکر فقرۂ اوّل میں ہے وُہ تمہی میں سے تمہارا ایک امام ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تاویل تو بہر حال مسلّم ہے۔ لیکن چونکہ پیشگوئیاں ذوالوجوہ ہوتی ہیں اس لئے میری رائے میں یہ الفاظ ایک اور تاویل کے بھی متحمّل ہیں۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ واؤ کا عطف ابن مریم پر ہے جو پہلے فقرہ میں مذکور ہے۔ اس طرح الفاظ کا ترجمہ یُوں ہوگا۔ کہ اے مسلمانو! ابن مریم تم میں اُترے گا۔ اور اس کے علاوہ تمہارا ایک امام بھی تم میں پیدا ہوگا۔ جو تمہی میں سے ہوگا۔

اس تشریح کی رُو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی دُو اماموں پر مشتمل ہے۔ جو جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ میں اشارہ ہے ایک دُوسرے کے بعد آئیں گے۔ اور چونکہ دونوں کو ایک پیشگوئی میں جمع کردیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دوسرے امام کا نازل ہونے والے ابن مریم کے ساتھ کوئی گہرا تعلق ہے۔ اس کی تائید ایک اور لفظ سے بھی ہوتی ہے۔ جو اس پیشگوئی کی ذیل میں ایک حدیث میں آیا ہے۔ یعنی لفظ ویُولد لہٗ یعنی آنے والے ابن مریم کی اولاد ہوگی۔ اولاد کا مخصوص ذکر ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس سے مُراد خاص موعود اولاد ہے۔ اور منکم کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ دُوسرا امام ابن مریم کی جماعت میں سے ہوگا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو پیشگوئی اپنی نسل کے متعلق ہے۔ اور حضور پر اس کی تعیین کا انکشاف آخر تک نہ ہوا۔ اگر ہم یہ قیاس کرلیں۔ کہ یہ پیشگوئی اسی دُوسرے امام کے متعلق ہے۔ جس کا ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی وامامکم منکم کے الفاظ میں ہے۔ تو حضور کی پیشگوئی کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور ہم اس پیشگوئی کے مصداق کے قریب تر آجاتے ہیں۔ یہ میرا ایک خیال ہے۔ جو میں نے اپنے ذوق کے مطابق پیش کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کے علماء کے لئے اس ضمن میں بحث کی کافی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی مبلغ اسلام کے تبلیغی دورہ کا ذکر

امریکہ کے معزز اخبارات میں

کچھ عرصہ ہوا صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی احمدی مبلغ۔ امریکہ کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ اس دورہ کے متعلق امریکہ کے بعض معزز اخبارات نے جو کچھ لکھا اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱)

اخبار سپرنگ فیلڈ یونین ۲۲ اپریل لکھتا ہے۔

صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی نے جو امریکہ میں جماعت احمدیہ کے نمائندے ہیں۔ کل ہوٹل چارلس میں پہلے بزبان عربی کچھ پڑھا۔ اور پھر اپنے نصف درجن ساتھیوں کے ساتھ دو نمازیں ادا کیں۔

صوفی صاحب ہندوستان میں پیدا ہوئے اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے پاس کیا۔ آپ نہائت شستہ انگریزی بولتے ہیں۔ آپ ۱۹۲۸ء سے امریکہ کے احمدیہ مشن کے انچارج ہیں۔ سبز عمامہ پہنتے ہیں جو مشنری کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اسلام روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیتا ہے۔ آپ ایک مشنری کی حیثیت سے دورہ کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف اپنے ہم مذہبوں کو بلکہ ہر فرقہ و ہر طبقہ کے لوگوں کو پیغام امن پہونچا رہے ہیں۔ آپ نے کہا میرا ایمان ہے۔ کہ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے ہی دنیا اپنی موجودہ مصائب سے نجات پا سکتی ہے۔ اور میں موجودہ انقلابات میں اسلام کے ذریعہ پیدا ہونے والی نئی دنیا کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ سبز عمامہ۔ گندمی رنگ سیاہ ریش۔ اور سیاہ آنکھوں کے ساتھ جن پر چشمے لگے ہیں۔ صوفی صاحب سپرنگ فیلڈ کے کوچوں میں ایک غیر معمولی شخصیت معلوم ہوتے تھے۔ آپ بہت جلد اپنی شخصیت کے ذریعہ لوگوں کو اپنے کام کی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔

(۲)

اخبار دی سپرنگ فیلڈ ڈیلی ری پبلکن لکھتا ہے۔ کہ

وہ مخلص عیسائی جو ہندوستان اور چاپان وغیرہ میں اشاعت عیسائیت کی خاطر چندے دیتے تھے۔ یہ معلوم کر کے سخت صدمہ محسوس کریں گے۔ کہ ان ممالک کے لوگ خود انہیں اپنا شکار بنانے کے لئے بہت موزوں سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک احمدی مسلم مشنری صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی نے جو شنبہ کے روز یہاں وارد ہوئے۔ اور آج بوسٹن جا رہے ہیں گزشتہ شب بیان کیا۔ کہ جماعت احمدیہ نے ۱۹۲۰ء سے اب تک پانچ ہزار سے دس ہزار امریکنوں کو مسلمان بنائی ہے آپ احمدیت کو حقیقی اسلام بتاتے ہیں۔ اس جماعت نے دنیا کے کئی ممالک میں مشن قائم کر رکھے ہیں۔ مسٹر محمد موسےٰ کے مکان پر گزشتہ شب صوفی صاحب نے اہل امریکہ کی عام دلچسپی کے دو مسائل پر بالتفصیل اظہار خیالات کیا۔ یعنی اسلام میں عورت کی حیثیت اور دنیا کی اقتصادی مصائب کا حل۔ آپ نے بتایا۔ کہ انسانیت کے لحاظ سے قرآن نے مرد و عورت کو مساوی درجہ دیا ہے۔ اسلام عورت کو ذاتی جائداد رکھنے کا حق دیتا ہے۔ آپ نے کہا اسلام پہلا مذہب ہے جس نے یہ حق دیا۔ عورتوں کو روحانی اور تعلیمی مساوات بھی حاصل ہے۔

اسلام زمانۂ حال کے اقتصادی نظام کی مذمت کرتا ہے۔ اور چند ایک اشخاص کے ہاتھ میں دولت کے اجتماع کو ناروا قرار دیتا ہے۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے اسلام نے ایسا قانون میراث پیش کیا ہے۔ کہ وفات کے بعد ایک آدمی کی جائداد اس کے تمام بچوں اور رشتہ داروں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ دوسرا امراء کی زائد دولت پر زکوٰۃ یعنی اڑھائی فی صدی ٹیکس لگایا ہے۔ یہ ٹیکس غرباء پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور اس سے ان میں اعلےٰ تعلیم کی اشاعت میں مدد دی جاتی ہے۔ سود کا لین دین ہر حالت میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(۳)

اخبار Quincy Patriot ledger لکھتا ہے۔

امریکن مشنریوں کا ہندوستان جانا تو ایک عام بات تھی۔ تا ہندوستانیوں کو عیسائی بنائیں۔ لیکن ایک مسلم مشنری کا امریکہ آنا تا اس ملک کے لوگوں کو مسلمان بنایا جائے ایک غیر معمولی بات ہے۔

صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی جو یہاں کی عرب امریکن بینر سوسائٹی کے مہمان ہیں اس ملک کے واحد مسلم مشنری ہیں۔ جماعت احمدیہ کے امام نے اس ملک میں احمدیت کا نمائندہ بنا کر ۱۹۲۸ء میں آپ کو بھیجا تھا۔ اس تحریک کا مرکز قادیان ہے۔ اور یہ سب دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کو امن عالم سے بہت دلچسپی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے۔ کہ انگلستان ہندوستان کو آزاد کر دے گا۔ ہندوستان حکومت خود اختیاری کے قابل ہے۔ آپ نے کہا دنیا کے بہت بڑے سائنس دانوں۔ شعراء۔ فلاسفروں سیاست دانوں اور مذہبی راہنماؤں میں بعض ہندوستانی ہیں۔ آپ کا سنجیدہ اور باوقار چہرہ سبز عمامہ سے اور بھی شاندار بن جاتا ہے۔ آپ کا لباس سادہ ہے آپ نے کہا ہندوستان برطانوی تاج کا ہیرا ہے۔ آپ نے کہا برطانیہ نے اس پر ڈیڑھ سو سال حکومت کی ہے۔ اور اسے غیر مسلح کر دیا ہے۔ اگر برطانیہ ہندوستان کو ڈومینین سٹیٹس دے دے۔ تو وہ اس ملک کی ہمدردی حاصل کر سکتا ہے اور اسے جنگ میں فتح حاصل کرنے میں گراں قدر امداد مل سکتی ہے۔ آپ نے کہا لڑائیاں۔ طوفان۔ زلزلے۔ بیماریاں اور کاروباری تنزل سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی افواج کو دنیا میں عالمگیر انقلاب پیدا کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ کیونکہ دنیا کا موجودہ نظام اس قابل نہیں۔ کہ اسے قائم رہنے دیا جائے۔ نیا نظام عالم دنیا پر خدا کی حکومت کے مترادف ہوگا۔ اور اسلام کے ذریعہ قائم ہوگا۔ جو کہ اپنے وسیع مفہوم کے لحاظ سے تمام انبیاء کا مذہب ہے۔ اسلام ہی مشرق و مغرب کو انسانیت کی سود و بہبود کی غرض سے متحد کر سکتا ہے۔

آپ نے کہا سب انبیاء ایک ہی مذہب لے کر آئے۔ اور تمام مذاہب اصولاً ایک ہی ہیں۔ اسلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے۔ اور اس طرح گویا اسلام تمام انبیاء کا مذہب ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح مسلمان تھے۔

ہندوستان میں آٹھ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اس ملک میں گزشتہ بیس۲۰ سال کے عرصہ میں پانچ اور دس ہزار کے درمیان امریکن مسلمان ہو چکے ہیں آپ نے کہا میرا مقصد یہ ہے۔ کہ مخلوق کو اپنے خالق کی تلاش میں مدد دوں۔ اور دنیا میں امن قائم ہو۔ اسلام پنج وقتہ نماز۔ رمضان کے روزے۔ زکوٰۃ اور صاحب توفیق کے لئے حج فرض قرار دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور اس کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔

(۴)

اخبار دی بوسٹن گلوب لکھتا ہے۔ کہ

صوفی ایم آر بنگالی گزشتہ بارہ سال سے امریکہ میں مسلم مشنری ہیں۔ اور اہل امریکہ کو اسلام کا پیغام پہونچا رہے ہیں۔ آپ نے ایک انٹرویو

ہا کہا۔ کہ غلط فہمیوں کے پردوں نے انسان کو ایک دوسرے سے مشرق کو مغرب سے اور شمال کو جنوب سے الگ کر رکھا ہے۔ مگر اسلام ان سب غلط فہمیوں کو رفع کر کے دنیا میں امن وامان قائم کر دے گا۔ لیکن یہ پچاس بلکہ سو سال میں ہوگا۔ اور ضرور ہو کر رہے گا۔ اس کے متعلق اب میں ایسا پر امید ہوں کہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ مصائب اس لئے نازل کی ہیں۔ تا لوگوں کو انسانیت کا احساس کرایا جا سکے۔ آپ نے کہا۔ اس ملک میں تیس ہزار مسلمان ہیں۔ جن میں سے پانچ سے دس ہزار کے درمیان احمدی ہیں۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں اس وقت باہم جو بغض و عناد ہے وہ انسانوں کا اپنا پیدا کردہ ہے۔ انبیاء کا نہیں۔ بلکہ "تمام مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں۔ اور اگر ان پر اسی صورت میں عمل کیا جائے۔ جس میں کہ انبیاء نے انہیں پیش کیا تھا۔ تو تمام مذاہب میں خوشگوار اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔

مسٹر صوفی نے ایک مناظرہ کا حال سنایا۔ جو گرانڈ ریپڈز میں ایک عیسائی مشنری سے ان کا ہؤا۔ اور جس کی ابتداء صوفی صاحب کے اس کلمہ سے ہوئی تھی۔ کہ حضرت مسیحؑ مسلمان تھے۔ اس پر عیسائی مشنری نے ان کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ صوفی صاحب نے اس میں بیان کیا۔ کہ حضرت مسیحؑ نے کبھی الوہیت کا دعوے نہیں کیا۔ بلکہ آپ صرف رسول تھے۔ اور آپ کی اصولی تعلیم یہی تھی۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور انسان کو اس کی رضاء کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے کہا اسلام تمام انبیاء کی عزت وتکریم کا حکم دیتا ہے*

آہ! عزیز محمد احسن

دو ماہ کے قلیل عرصہ میں میرے خاندان میں یہ تیسری موت ہے۔ عزیزم قریشی محمد احسن قریباً تین ماہ کی لمبی بیماری کے بعد ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش بروز جمعہ دو بجے دوپہر ہم پسماندگان کو داغِ مفارقت دے کر تیئیس سال کی عمر میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل تک جس کی صحت و سلامتی کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود تھے۔ آج اس نے ہر ایک عارضے سے شفا پائی۔ لیکن افسوس کوئی امید نہیں کہ اس دنیا میں ہم پھر اس کا چہرہ دیکھ سکیں۔ اس کے ساتھ مل کر بیٹھ سکیں اس سے کوئی بات کر سکیں۔ اور اُس کی کوئی بات سن سکیں۔ اس نے اس سفلی زندگی کے تمام علائق کو ہم سے توڑ لیا۔ خویش واقارب سے منہ موڑ لیا۔ اور شاداں و فرحاں لبیک لبیک کہتا ہؤا اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگیا

مرحوم کو معدے کی ٹی۔ بی دسل، تھی۔ لیکن اس کا کبھی خیال تک نہ آیا۔ عام طور پر درد گردہ سمجھی جاتی۔ یہ تشخیص اس وقت ہوئی۔ جبکہ عزیز مرحوم قریباً تین ماہ سے صاحب فراش ہوگیا۔ پہلی تشخیص اس کے متعلق حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تھی۔ جس کے بعد ۱۴ ماہ احسان کو ہم اسے لاہور لے گئے۔ عزیز کی والدہ گو کئی دنوں سے بیمار تھی۔ مگر عزیز جس وقت گھر سے لاہور کے لئے رخصت ہؤا۔ اُس وقت ماں کو کوئی ہوش نہ تھا۔ اور اس سعید بچے کو بھی یہ خیال نہ تھا۔ کہ وہ اپنی ماں کا منہ اس دنیا میں آخری بار دیکھ رہا ہے۔ ۲۵ ماہ احسان کو عزیز کی والدہ فوت ہوگئی۔ لیکن عزیز کو اطلاع نہ دی گئی۔ اسی دن عزیز میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ لیکن تین دن کے بعد کہا گیا کہ مریض قابل اپریشن نہیں ہے۔ اور اپریشن اکتوبر سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مریض کو لے جاؤ۔ بعد ازاں عزیز کی اپنی خواہش کے مطابق اُسے کچھ دن مسجد احمدیہ لاہور میں ٹھہرا کر ایک طبیب کا علاج شروع کیا گیا۔ اُسی دوران میں عزیز کو اس کی والدہ کی وفات کی خبر ملی۔ جسے مرحوم نے نہایت صبر واستقلال سے سُنا۔ اور ماں کی دائمی جدائی کے صدمے کو برداشت کیا۔ علاج سے جو وہاں ہو رہا تھا۔ اس میں کوئی فائدہ نہ دیکھ کر عزیز کو ۵ ماہ وفا کو واپس لے آئے۔ چند دن کے بعد عزیز کی خواہش کے مطابق اسے اس کی ہمشیرہ د اہلیہ مکرم حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے مکان میں جو فراخ آبادی میں ہے منتقل کیا گیا۔ خاص صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پنشنر کا علاج شروع کیا۔

اسی دوران میں ۱۳ ماہ وفا کی شام کو موت کے ہاتھوں اسے دوسرا صدمہ اٹھانا پڑا۔ یعنی اس کی ہمشیرہ جس کے مکان میں وہ اس وقت زیر علاج تھا۔ ناگہانی طور پر بیمار ہو کر چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر فوت ہوگئی۔ مرحوم کی چارپائی بالاخانے میں تھی۔ مجھے جب عزیزہ کی اچانک وفات کا علم ہؤا تو اس خیال سے کہ عزیز شائد اس صدمے کو برداشت نہیں کر سکے گا میں سخت گھبرا گیا۔ اور عزیزہ مرحومہ کو دیکھ کر بالاخانے میں گیا۔ میرا دل اس وقت رقت اور غم سے بھرا ہؤا تھا۔ لیکن میں نے ضبط کیا۔ جب میں عزیز کے سامنے گیا۔ تو اس وقت وہ چارپائی پر ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ عزیز کو اپنی ہمشیرہ کی وفات کا علم نہیں مگر اسے علم تھا۔ مجھے خاموش دیکھ کر عزیز کی آنکھوں پر آنسو اور لبوں پر ہلکا سا تبسم آیا۔ اور کہا۔ آپ نے جو کہنا ہے کہیں میں اس صدمے کو بھی صبر کے ساتھ برداشت کروں گا

ہمشیرہ کی وفات کے بعد عزیز کی خواہش کے مطابق اُسے اس کے خسر (اخویم قاضی نور محمد صاحب) کے مکان میں لے جایا گیا۔ اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کا علاج بدستور جاری رہا۔ مگر مرض میں کسی قسم کی تخفیف نہ ہوئی۔ بلکہ بڑھتا گیا۔ طبیعت میں امتلاء اور قے جلد جلد ہونے لگ گئی۔ عزیز کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے میں اُس کی وفات سے چار پانچ دن پہلے اپنے گھر میں نہایت مغموم بیٹھا تھا۔ میری ایک ہمشیرہ نے مجھ سے میری افسردہ دلی کی وجہ دریافت کی۔ میں خاموش رہا۔ لیکن اس کے بار بار کے اصرار پر آخر میری آنکھوں کے آنسوؤں نے میری افسردہ دلی کی وجہ کا اظہار کر دیا میری بیوی اسی وقت عزیز کو دیکھنے چلی گئی۔ اور انہوں نے جا کر عزیز سے کہا۔ کہ تمہارا چچا رو رہا ہے۔ تھوڑے عرصے کے بعد جب میں عزیز کے پاس گیا۔ تو مجھے اپنے پاس بٹھا کر نہایت محبت سے میری گردن میں اپنا بازو ڈال دیا۔ اور کہا آپ کیوں روتے تھے۔ آپ کو فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ کا فکر ہمیں بہت مہنگا پڑا کرتا ہے۔

آخر وہ دن آ پہونچا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو۔ ۲۲۔ ۲۳ ماہ ظہور کی درمیانی شب کو گیارہ بجے کے قریب میں عزیز کو اپنے تین چار عزیزوں کی تیمارداری میں چھوڑ کر اپنے گھر میں آیا۔ ساڑھے چار بجے ایک عزیز آیا۔ کہ بھائی محمد احسن صاحب کی حالت زیادہ خراب ہے اور وہ آپ کو بلاتے ہیں۔ میں جس وقت گیا۔ عزیز کو سورہ یٰسین سنائی جا رہی تھی اُس وقت عزیز کو سخت کمزوری تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ پاؤں بالکل سرد تھے۔ نبض اپنے مقام سے بہت پیچھے کمزوری حرکت کر رہی تھی۔ طاقت گویائی سلب تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ تاہم ہوش و حواس درست تھے۔ مرحوم نے سورۃ یٰسین کی بعض آیات کا اشارہ سے کہہ کر اعادہ کرایا گویا پوری توجہ سے سن رہا تھا۔ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست دعا لکھ کر بھیجی جس کا عزیز کو علم تھا۔ پلانے کے لئے شہد لایا گیا۔ جسے عزیز نے اٹھ کر پینے کی خواہش کی تھوڑا سا پیا کہ یکدم گردن ایک طرف لڑھک گئی۔ آنکھیں پلٹ گئیں۔ لیکن چند منٹ کے بعد حالت بہتر ہو گئی۔ میں نے کہا محمد احسن کوئی بات کرو۔ ساتھ ہی میری آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے گرے۔ جو عزیز نے دیکھ لئے۔ میری طرف متبسم ہو کر دیکھا۔ اور اپنی طاقت کے مطابق کوشش سے کہا۔

"میں کہتا ہوں۔ حضرت صاحب کی خدمت میں جب درخواست دعا لکھی ہے تو ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے"

میں نے کہا ہاں درست ہے۔ اور یہ میری غلطی ہے۔ مگر عزیز کی حالت آنکھوں کے سامنے تھی۔ اور ہونے والا سانحہ پیش نظر تھا۔ میں نے پھر دل کڑا کر کے کہا محمد احسن کوئی بات کرو۔ اس پر ہاتھ کے اشارے سے کاغذ پنسل طلب کی۔ جو دی گئی۔ لیٹے لیٹے عزیز نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد جو کچھ اپنے نحیف و کمزور ہاتھوں سے لکھا وہ اس کے انتہا درجہ کے استقلال اور ایمان کی پختگی پر دال ہے۔ پہلے لکھا "مجھے محسوس ہوتا ہے۔ کہ آج شام تک غالباً میں اللہ کے حضور پیش ہوں گا۔ کوئی خاص کام مجھے یاد نہیں۔ آپ نے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لیں" پھر کسی خواہش کا اظہار کرنے کی درخواست پر لکھا۔

"میں اپنے متعلقین سے خوش ہوں۔ ان کو معاف کرتا ہوں۔ وہ بھی معاف کریں" پھر میں نے کہا۔ کہ خدیجہ (یعنی مرحوم کی بیوی) کو بلاؤں۔ اشارے سے ہاں کہا۔ وہ جب سامنے آئی۔ تو بے ساختہ رونے لگ گئی۔ اسے روتا دیکھ کر کسی قدر مسکرایا۔ اور بشرے سے گھبراہٹ کے آثار ظاہر ہوتے۔ مرحوم کے چھوٹے بھائی محمد اکمل نے کہا آپا خدیجہ کے لئے کوئی نصیحت۔ تو اس کے جواب میں لکھا۔ "نصیحت محمد احسن اللہ۔ محمد۔ قرآن۔ احمد۔ محمود" چھوٹے چھوٹے پانچ بچوں والی نوجوان بیوی کے لئے یہ آخری نصیحت تھی۔ مجھے اس کی توضیح و تشریح کی ضرورت نہیں جس طرح ایک کہنہ مشق شاعر کا کلام بغیر تشریح کے سمجھنے والوں کو لطف دیتا ہے۔ اسی طرح یہ تحریر پتہ دے رہی ہے۔ کہ مرحوم اپنی بیوی کی توجہ کو کس طرف پھیر گیا ہے۔ موت کی آغوش میں لیٹ کر وہی انسان اللہ۔ محمد قرآن۔ احمد۔ محمود کی طرف اپنی توجہ رکھ سکتا اور دوسری کی توجہ ان کی طرف پھیرا سکتا ہے۔ جس کے دل میں غیر متزلزل ایمان اور اخلاص ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ عزیز مرحوم ہمارے سارے خاندان اور ساری برادری میں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے والا ایک اعلیٰ درجہ کا متقی۔ مخلص اور مومن بندہ تھا۔ اور اس کی پاکیزہ زندگی ہمارے لئے قابل رشک تھی۔

ڈاکٹر صاحب عزیز کو وقتاً فوقتاً برانڈی کا استعمال کراتے تھے۔ لیکن وفات کے دو دن پہلے اس کا استعمال مرحوم نے ترک کر دیا۔ اور جب زندگی کے آخری لمحوں میں مرحوم کو ایک دوائی دی گئی۔ تو اسے برانڈی کا شبہ ہوا۔ اس پر نہایت بیزاری کا اظہار کیا۔ اور فوراً کاغذ پنسل لے کر لکھا "پیرافائن کی ایک خوراک ابھی مجھے دیں۔ ختم ہے نسیم (میڈیکل ہال) سے ملے گی" پھر لکھا "میرے معالجین! میرے معدہ میں موجود نقص برانڈی سے ہے۔ جو ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کے کہنے اور میرے انکار پر لاعلمی میں مجھے دیا گیا ہے۔ اس کا علاج پیرافائن کی تین خوراکیں ہیں" میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ پیرافائن برانڈی کے اثر کو زائل کرنے والی چیز ہے یا نہیں۔ لیکن مرحوم اپنے دل میں یہی سمجھتا تھا۔ اور زندگی کے ان آخری لمحوں میں غالباً اس کی یہ خواہش تھی۔ کہ اس وقت جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو رہا ہے۔ کسی ایسی چیز کا اسے استعمال نہ کرایا جائے جس سے ایک مومن کو مذہباً نفرت ہو۔ قریباً دس بجے حضرت مولوی شیر علی صاحب عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ مرحوم کے سامنے کرسی پر تشریف فرما ہو کر دعا میں مصروف ہو گئے۔ میں نے یہ فقرہ لکھ کر عزیز کی آنکھوں کے سامنے کر دیا کہ "آپ خود حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کریں" ایسا کرنے سے میری یہ خواہش تھی۔ کہ عزیز زبان سے کچھ بولے۔ مگر بولنے کی ہمت نہیں تھی۔ لاچار کاغذ پنسل لے کر حضرت مولوی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا "حضور میرے لئے دعا فرمائیں محمد احسن" حضرت مولوی صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد پھر لکھا "پیاس ہے" اس پر میٹھے کا رس دیا گیا۔ تقویت کے لئے مفرح ادویات بھی جلد جلد دی جاتی رہیں۔ مگر کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ اور آخر چارپائی کی ذرا سی جنبش بھی ناگوار ہونے لگی۔ ایک بچے سے چارپائی کو ٹھوکر لگ گئی۔ تو جھٹ کاغذ پنسل کا مطالبہ ہوا۔ اور لکھا "میری چارپائی پر کبھی کوئی ٹھوکر نہ لگے۔ واسطہ خدا کا" میرا دل ان آخری الفاظ سے بے چین ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ مرحوم کو بچے کی ذرا سی ٹھوکر سے جو مجھے تو اسی چارپائی پر بیٹھے ہوئے محسوس بھی نہ ہوئی کس قدر تکلیف ہوئی ہو گی۔ یہ آخری تحریر تھی۔ اس کے بعد دو یا تین مرتبہ دوائی دی گئی۔ آخر عزیز مرحوم نے "بس" کہا۔ ڈیڑھ بجے دوپہر کا وقت تھا اور حالت نازک ہو رہی تھی۔ چار پانچ مرتبہ ادھر ادھر کروٹ لی۔ آخری مرتبہ بائیں پہلو پر کروٹ لی۔ پھر حرکت نہیں ہو سکی آنکھیں نیم وا تھیں۔ میں نے نام لے کر آواز دی۔ تو ذرا آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ دو منٹ کے بعد میں نے پھر آواز دی۔ مگر اب آنکھوں میں کوئی حرکت نہ تھی بدن سیدھا کر دیا گیا۔ جسم پر کسی قسم کا لرزہ نہیں ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہمارا پیارا محمد احسن دو بجے ہمیں داغ مفارقت دے کر بہت جلد اپنی پیاری ماں اور ہمشیرہ سے بہشتی مقبرہ میں جا ملا۔ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اس سے راضی ہو۔ اور اس کے درجات بلند کرے۔ اس کے غمزدہ بھائیوں کے غم دور کرے۔ اس کے بیکس بچوں کا آپ ہی اپنے فضل سے کفیل و معاون ہو۔ اور اس کی بیوہ کے زخم جگر پر اپنی شفقت اور رحمت کا پھاہا رکھے۔ کہ اس کے بغیر ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ نہ کسی پر نظر ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دوسرا خطبہ جمعہ ختم کرنے پر عزیز کی وفات کی اطلاع عرض کی گئی۔ نماز کے بعد حضور نے گھر تشریف لے جاتے ہوئے مرحوم کے حالات عاجز سے دریافت فرمائے۔ اور نماز عصر کے بعد حضور نے اپنے خادم کا جنازہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ مہمان خانہ کے صحن میں پڑھا۔ بالآخر سات بجے شام کے قریب ہم اپنے عزیز کو سپرد خاک کر آئے۔ اور مرحوم کی بات پوری ہو گئی۔ کہ "آج شام تک غالباً میں اللہ کے حضور پیش ہوں گا"

احسن مرحوم فطرتاً کم گو اور نیک طینت تھا۔ کوئی کجی دل میں نہ تھی۔ صاف اور سادہ بے شر مومن تھا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا۔ اقرباء اور ہمسایوں سے احسان اور مروت کرنے کا جذبہ اسے والدین سے ورثہ میں ملا تھا۔ پیدائش ٹرنی ضلع امرتسر میں ہوئی۔ بلوغت کو قادیان میں آ کر پہنچا یہاں ہی میٹرک پاس کیا۔ اور بالآخر جے۔ اے وی پاس کرنے کے بعد والد مرحوم کی خواہش کے مطابق قادیان کی زندگی کو ترجیح دی۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں قلیل گذارے پر بارہ تیرہ سال پڑھاتا رہا۔ طبیعت میں حیا اور

اٹکس رکی وجہ سے بظاہر حسیتی نہیں تھی۔ تاہم فرض شناس تھا۔ سکول سے فارغ ہونے کے بعد مرحوم اپنے باقی اوقات نہایت خوشی کے ساتھ جماعتی اور قومی خدمات کے لئے صرف کرتا تھا۔ اور اپنے

ذاتی کاموں کو پیچھے ڈال دیتا۔ مسجد دار الفتوح کی امامت اکثر مرحوم کے سپرد رہی۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر تحریک اور ہر آواز پر نہایت اخلاص کے ساتھ خود

لبیک کہتا اور اپنے چھوٹے بھائیوں کو اس کیلئے تیار کرتا۔ ان کی اور ان کی بیویوں کی وصیتیں شادیوں کے بعد فوراً کرا دیں۔ غرض عزیز مرحوم فاستبقوا الخیرات کے حکم کو کبھی فراموش

نہیں کرتا تھا۔ اور نہ اپنے اقربا کو فراموش ہونے دیتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت کے دوسرے بزرگوں اور چھوٹے صاحبزادوں سے بھی حد درجہ اخلاص اور محبت تھی

ہندوستان کو طاقتور بنائیے۔

آپ کے ملک کی قوت

آپ کی حفاظت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (مدافعت کے لئے بچت کی سندیں)

یہ سرٹیفکیٹس دس۔ پچاس۔ سو اور پانچسو روپیوں کے ہوتے ہیں۔ اور دس سال پورے ہو جانے کے بعد ان کی رقم ادا کی جا سکتی ہے۔ ہر دس روپیہ کے عوض تیرہ روپیہ ۹ آنہ ملیں گے۔ یعنی تقریباً ۳½ فیصدی مشترکہ سود بغیر انکم ٹیکس دیا جائے گا۔ ہر ایک سرٹیفکیٹ زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپیہ تک کا ہوتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹس قریب کے ڈاک خانے سے مل سکتے ہیں۔

چھ سال کے ڈیفنس بانڈس (مدافعتی دستاویزیں)

یہ ڈیفنس بانڈس سو روپیہ یا ایسی عدد کے ہوتے ہیں۔ جو دوسری عدد سے پوری پوری تقسیم ہو جائے۔ ان کی رقم یکم اگست ۱۹۴۶ء کو بحساب ایک سو ایک روپیہ ادا کی جائیگی۔ اس پر ۳ فیصدی سود ملے گا۔ سود کی رقم ہر چھ ماہ پر لی جا سکتی ہے۔ انفرادی اصل رقم کی کوئی میعاد نہیں۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جا سکتے ہیں۔

بغیر سود کے بانڈس (دستاویزیں)

پچاس روپیہ سے زائد کتنی بھی تعداد کے مل سکتے ہیں۔ ان کی رقم تین سال کے بعد پوری کی پوری ادا کی جائے گی۔ اور اگر کوئی ایک سال کے بعد لینا چاہے تو تین ماہ قبل نوٹس دے کر پوری کی پوری لے سکتا ہے۔ ضرورت ثابت کرنے پر یہ رقم کسی بھی وقت پوری کی پوری دی جا سکتی ہے۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جا سکتے ہیں۔

اپنی اور آپ کی حفاظت کیلئے ملک کے زیادہ سے زیادہ سیکھے ہوئے لوگوں ٹینکوں۔ ہوائی جہازوں اور مشین گنوں کی ضرورت ہے۔ ڈیفنس بونس (مدافعتی قرضے) میں چندہ دیکر آپ ان چیزوں کی تیاری میں امداد دے سکتے ہیں اور اس طرح آپ اپنے وطن اور اپنی حفاظت کی طرف سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔

ساتھ ہی آپ گویا ایک محفوظ اور فائدہ مند کام میں سرمایہ لگا رہے ہیں۔ جو آپ کو حکومت اور ملک کے تمام وسائل کے ذریعہ واپس مل جائے گا۔ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ آپ نے ایک ایسے کام میں روپیہ لگا دیا ہے۔ جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے۔

ہندوستان کے مدافعتی قرضے خریدیئے۔

ہیں جنہوں نے مرحوم کی بیماری میں اس کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی اور اب آخری التجا یہ کرتے ہیں کہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے اور اس کے بیوی بچوں کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

الکسارگی وجہ سے بظاہر چستی نہیں تھی تاہم فرض شناس تھا۔ سکول سے فارغ ہونے کے بعد مرحوم اپنے باقی اوقات نہایت خوشی کے ساتھ جماعتی اور قومی خدمات کے لئے صرف کرتا تھا۔ اور اپنے ذاتی کاموں کو پیچھے ڈال دیتا۔ مسجد دارالفتوح کی امامت اکثر مرحوم کے سپرد رہی جہاں تک مجھے علم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک اور ہر آواز پر نہایت اخلاص کے ساتھ خود لبیک کہتا اور اپنے چھوٹے بھائیوں کو اس کیلئے تیار کرتا۔ ان کی اور ان کی بیویوں کی وصیتیں شادیوں کے بعد فوراً کرا دیں۔ غرض عزیز مرحوم فاستبقوا الخیرات کے حکم کو کبھی فراموش نہیں کرتا تھا۔ اور نہ اپنے اقربا کو فراموش ہونے دیتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت کے دوسرے بزرگوں اور چھوٹے صاحبزادوں سے بھی حد درجہ اخلاص اور محبت تھی۔

ہندوستان کو طاقتور بنایئے۔

آپ کے ملک کی قوت

آپ کی حفاظت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (مدافعت کے لئے بچت کی سندیں)

یہ سرٹیفکیٹس دس۔ پچاس۔ سو اور پانچ سو روپیوں کے ہوتے ہیں۔ اور دس سال پورے ہو جانے کے بعد ان کی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔ ہر دس روپیہ کے عوض تیرہ روپیہ ۹ آنہ ملیں گے۔ یعنی تقریباً ۲½ فیصدی منافع کر سود بغیر انکم ٹیکس دیا جائے گا۔ ہر ایک سرٹیفکیٹ زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپیہ تک کا ہوتا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹس قریب کے ڈاک خانے سے مل سکتے ہیں۔

چھ سال کے ڈیفنس بانڈس (مدافعتی دستاویزیں)

یہ ڈیفنس بانڈس سو روپیہ یا ایسی عدد کے ہوتے ہیں۔ جو دوسری عدد سے پوری پوری تقسیم ہو جائے۔ ان کی رقم یکم اگست ۱۹۴۶ء کو بحساب ایک سو ایک روپیہ ادا کی جائیگی۔ اس پر ۳ فیصدی سود ملے گا۔ سود کی رقم ہر چھ ماہ پر لی جاسکتی ہے۔ انفرادی اصل رقم کی کوئی میعاد نہیں۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جاسکتے ہیں۔

بغیر سود کے بانڈس (دستاویزیں)

پچاس روپیہ سے زائد کتنی بھی تعداد کے مل سکتے ہیں۔ ان کی رقم تین سال کے بعد پوری کی پوری ادا کی جائے گی۔ اور اگر کوئی ایک سال کے بعد لینا چاہے تو تین ماہ قبل نوٹس دے کر پوری کی پوری لے سکتا ہے۔ ضرورت ثابت کرنے پر یہ رقم کسی بھی وقت پوری کی پوری دی جاسکتی ہے۔ یہ بانڈس ریزرو بنک آف انڈیا۔ امپیریل بنک آف انڈیا یا سرکاری خزانوں سے لئے جاسکتے ہیں۔

اپنی اور آپ کی حفاظت کیلئے ملک کے زیادہ سے زیادہ سیکھے ہوئے لوگوں ٹینکوں۔ ہوائی جہازوں اور مشین گنوں کی ضرورت ہے۔ ڈیفنس بونس (مدافعتی قرضے) میں چندہ دیکر آپ ان چیزوں کی تیاری میں امداد دے سکتے ہیں اور اس طرح آپ اپنے دیش اور اپنی حفاظت کی طرف سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔

ساتھ ہی آپ گویا ایک محفوظ اور فائدہ مند کام میں سرمایہ لگا رہے ہیں۔ جو آپ کو حکومت اور ملک کے تمام وسائل کے ذریعہ واپس مل جائے گا۔ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ آپ نے ایک ایسے کام میں روپیہ لگا دیا ہے جس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں ہے۔

ہندوستان کے مدافعتی قرضے خریدیئے

ہیں جنہوں نے مرحوم کی بیماری میں اس کی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی اور اب آخری التجاء کرتے ہیں کہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے اور اس کے بیوی بچوں کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ قاضی عبدالرحمٰن

۲ حضور جب ۲۲/۲۳ ماہ ظہور کی درمیانی رات کو واپس تشریف لائے۔ تو اس وقت حد درجہ کمزوری تھی۔ اسوقت حضور کی تشریف آوری کا جب علم ہوا۔ تو چہرے پر بشاشت اور اطمینان کے آثار ظاہر ہوگئے۔ مرحوم کو اپنے جذبات پر ضبط اور قابو حاصل تھا۔ اس کا تجربہ بیماری کے لمبے ایام میں بھی ہوا۔

۴۴ بیماری کوتاہیوں کی وجہ سے دوائی اور خوراک وقت پر نہ ملی۔ تو نہ کبھی شکوہ کیا۔ اور نہ رنج کے آثار ظاہر ہونے دیئے۔ بالآخر میں اور عزیز مرحوم کے بھائی اور دوسرے اقربا بھائی سراج الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے مرحوم کی لاہور میو ہسپتال میں ساتھ جاکر اور اپنے کاروبار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ اگست گذشتہ رات جرمن ہوائی جہازوں نے [illegible] پر پانسو میل لمبے محاذ میں حملے کئے۔ لنڈن میں مسلسل چھ گھنٹے تک خطرہ کا الارم ہوتا رہا۔ مختلف علاقوں پر شدید بمباری کی گئی۔ جنوب مغرب میں ایک شہر پر سخت قسم کے آتش گیر اور چیخ پیدا کرنے والے بم تمام رات برسائے گئے۔ نقصان کی تفصیل کا ابھی علم نہیں ہوا۔ مڈلینڈ میں صنعتی حلقوں کو کافی نقصان پہنچا۔ ہسپتال کے مریضوں کو بھی زمین دوز پناہ گاہوں میں لے جایا گیا۔ اور جو نہیں لے جائے جا سکتے تھے۔ انہیں بستروں کے نیچے چٹائیوں پر لٹا دیا گیا۔ اتنا طویل حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۷ اگست کل جرمن طیاروں نے آئرلینڈ پر بھی حملے کئے۔ اس سے تین لڑکیاں ہلاک ہو گئیں۔ آئرلینڈ میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ حکومت آئرلینڈ نے آئرش سفیر مقیم برلن کو اس کا معاوضہ طلب کرنے کے لئے لکھا ہے۔

لنڈن ۲۷ اگست برطانی طیاروں نے شمالی اٹلی کے علاقہ پر ایک اور کامیاب حملہ کیا جس سے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ گذشتہ چند دنوں میں اٹلی پر یہ پانچویں یورش ہے۔ اس حملہ میں چالیس منٹ میں چھ سو ٹن بم گرائے گئے۔

لاہور ۲۷ اگست پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۴۱-۱۹۴۰ کے موسم ربیع سے خریف کی تمام نہروں پر جن میں انہار ستلج ویلی بھی شامل ہیں۔ ربیع کی فصلوں کے لئے آبیانہ کی شرحوں میں اہم مستقل تخفیف کی جائے گی۔ یعنی آئندہ آبیانہ دو روپیہ فی ایکڑ ہوگا۔ حکومت کو اس سے قریباً ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ سالانہ خسارہ رہے گا۔

لنڈن ۲۷ اگست ۱۸ اگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے صرف دس تجارتی جہاز غرق ہوئے جن کا مجموعی وزن ۴۱ ہزار ٹن ہے۔ جرمن ریڈیو اس کے متعلق نہایت گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

شملہ ۲۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ ستمبر کے وسط میں حکومت برطانیہ ہندوستان کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کے لئے ایک اور بیان دیگی جس میں مسٹر راجگوپال اچاریہ کی تجویز یعنی مرکز میں مسلم لیگ کی طرف سے وزیر اعظم مقرر کئے جانے کی پیشکش کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرے گی۔ یہ گویا کانگرس سے سمجھوتہ کے لئے آخری اپیل ہوگی۔

لنڈن ۲۷ اگست۔ جبری بھرتی کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ نے مزید ۹ لاکھ سپاہیوں کو بلایا ہے۔

لنڈن ۲۷ اگست آج رات ڈوور پر تین زبردست دھماکے ہوئے جو غالباً ان گولوں کے تھے۔ جو فرانس کے ساحل پر نصب شدہ لانگ رینج جرمن توپوں نے پھینکے۔ کل جو طویل حملہ جرمن طیاروں نے کیا۔ اس میں نقصان بالکل معمولی ہوا۔

نیویارک ۲۷ اگست امریکہ میں غیر امریکیوں کی سرگرمیوں کی نگران کمیٹی کی تحقیقات ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی کا امریکہ میں خاص پروگرام ہے جس کا مقصد امریکہ کو برطانیہ کی امداد سے روکنا ہے۔ اور اس سازش کی تکمیل کے لئے جاسوسی کا وسیع جال پھیلایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۸ اگست آج صبح سے جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر صرف ایک حملہ کیا۔ بیس بمبار طیاروں نے جنوب مشرقی علاقہ پر پرواز کی توپیں زور شور سے گولے برسانے لگیں۔ دو ہوا باز ہوائی چھتریوں سے کود ے۔ ایک سمندر میں گر گیا۔ اور دوسرا خشکی پر اترا جسے گرفتار کر لیا گیا۔ حملہ آور طیاروں کو انگریزی طیاروں نے روکا۔ آج پھر جرمن طیاروں نے غباروں کا جال توڑنے کی کوشش کی۔ اور ایک کو گرا دیا۔

لنڈن ۲۸ اگست جرمن گورنمنٹ رومانیہ اور ہنگری میں سمجھوتہ کرا رہی ہے ان دو ملکوں کے وزرائے خارجہ ویانا جا رہے ہیں۔ جہاں اٹلی اور جرمنی کے وزرائے خارجہ ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کریں گے۔ یہ کارروائی ہٹلر کے کہنے پر ہو رہی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بلقانی ممالک کے جھگڑوں کا فیصلہ جلد ہو جائے۔ تا روس کو کوئی اور کارروائی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ امید کی جاتی ہے کہ رومانیہ اور بلغاریہ میں اسی ہفتہ آخری سمجھوتہ ہو جائے گا۔ رومانیہ کے لوگ جنوبی ڈوبرجہ کو کب تک خالی کریں گے یہ ابھی پتہ نہیں۔

ٹوکیو ۲۸ اگست جاپان کے وزیر اعظم پرنس کنوئے نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپان میں صرف ایک ہی سیاسی پارٹی ہونی چاہئیے۔ سب لوگوں کو اپنے بادشاہ کا ساتھ دینا چاہئیے۔ جو شخص اس پارٹی کے خلاف ہوگا۔ وہ حکومت کا دشمن سمجھا جائے گا۔

لنڈن ۲۸ اگست سان فرانسسکو سے بارہ ہوا باز ایک طیارہ کرایہ پر لے کر نیویارک پہنچ رہے ہیں۔ تا اپنی خدمات برطانیہ کے پیش کر سکیں۔ سان فرانسسکو سے اب تک ساٹھ ہوا باز برطانیہ کو اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔

شملہ ۲۸ اگست مختلف صوبوں کے نمائندہ وفد کی حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بعض اندرونی معاملات کے متعلق بات چیت کل سے یہاں شروع ہو جائے گی۔

شملہ ۲۸ اگست مسٹر آر۔ آر کیٹنہ ٹریڈ کمشنر جاپان کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ آسٹریلیا میں اپنا عہدہ سنبھالنے سے قبل حکومت ہند کے ہیڈ کوارٹرز میں پہنچیں۔

شملہ ۲۸ اگست خاک ریلیڈر

میاں احمد شاہ نے حکومت پنجاب سے سمجھوتہ کے سلسلہ میں کل وزیر اعظم سے یہاں ملاقات کی۔ اور اب اگلے منگل کو لاہور میں ان سے ملیں گے۔

کلکتہ ۲۸ اگست بہت سے ہڑتالی بھنگی آج کام پر آ گئے ہیں۔ اور ہڑتال ٹوٹ گئی ہے۔

مدراس ۲۸ اگست گورنر کے جنگ فنڈ میں ۲۴ لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

کراچی ۲۸ اگست منزل گاہ کمیٹی کے دس ممبروں پر جو مقدمہ چل رہا ہے حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے متعلق فریقین میں سمجھوتہ کرا دیا جائے۔

لنڈن ۲۸ اگست جرمنی کے ایک ہوائی جہاز نے کل آئرلینڈ پر جو بم پھینکے اس کے متعلق جرمنی نے یہ بات بنائی ہے کہ بم پھینکنے والا جہاز جرمنی کا نہ تھا۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ جہاز پر جرمنی کا نشان صاف طور پر موجود تھا۔

لنڈن ۲۸ اگست انگریزی ہوائی جہاز جرمنی پر دھواں دھار حملے کر رہے ہیں۔ کل ۲۷ جرمنی کے ہوائی جہازوں کے اڈوں پر بم پھینکے گئے۔ جرمنی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ہوائی جہازوں کے حملوں سے خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور اس نے مشورہ دیا ہے کہ لوگ گرمی کے ایام میں مکانوں کی بجائے باغوں میں دن گزاریں۔

شملہ ۲۸ اگست لڑائی شروع ہونے سے لے کر یکم جون تک جو اشیاء ہندوستان سے میدان جنگ میں بھیجی گئی ہیں۔ ان کا اندازہ یہ ہے۔ ۹ لاکھ ۲۴ ہزار من وزنی گندم سے بنی ہوئی اشیاء۔ ۱ لاکھ ۴۰ ہزار من گھی۔ ۱۵ لاکھ ۸ ہزار من اناج۔ ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ سگریٹ ۶۵ ہزار من تمباکو۔

لنڈن ۲۸ اگست روم ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ہالینڈ میں نازیوں نے یہودیوں پر سختیاں شروع کر دی ہیں۔ ہالینڈ کے لوگوں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah